Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

THE WISDOM OF PROVERBS 8

امثال 8 باب میں متذکرہ
''حکمت''

جولائی 2010ء

مصنف: رابرٹ آر میک لاف لِن
مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

GRACE BIBLE CHURCH PAKISTAN
www.gbcpakistan.org

امثال 8 باب میں متذکرہ

''حکمت''

جولائی 2010ء

ہم غور کر چکے ہیں کہ ذہنی رویّہ کا آپ کی شخصیت اور کردار کے ساتھ کیا تعلق ہے نیز آپ کا ذہنی رویّہ کیوں اہم ہے۔اس کا ایک حصہ آپ کے پاس موجود ذخیرۂ الفاظ ہے کیونکہ سوچنے کے لئے الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ کے پاس الفاظ کا ذخیرہ جس قدر محدود ہوگا آپ کی شخصیت کی ترقی اُتنی ہی کم ہوگی۔ضرور ہے کہ آپ کرداراور شخصیت کے لئے سوچیں۔کوئی بھی روحانی نظام جو تکنیکی سوچ کا متقاضی ہووہ آپ کے ذہن، شخصیت اور کردار کو بڑھاتا ہےاور اگر آپ حلیم ہیں تو یہ عزت و تکریم ،انتہائی راستی اور مسیح کے ساتھ منسلک رہنے پر منتج ہوتا ہے۔عقائدی تعلیمات بہت اہم ہیں کیونکہ یہ آپ کی جان کے بڑے حصہ میں ذخیرہ ہوجاتی ہیں۔

یسعیاہ 4:50 ''خداوند خدا نے مجھ کو شاگرد کی زبان بخشی تا کہ میں جانوں کہ کلام کے وسیلہ سے کس طرح تھکے ماندے کی مدد کروں۔وہ مجھے ہر صبح جگاتا ہےاور میرا کان لگاتا ہےتا کہ شاگردوں کی طرح سُنوں۔''

ذخیرۂ الفاظ آپ کے ذہنی رویہ کا عکس ہےاور عمومی طور پر اسے درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔غیر تکنیکی الفاظ جن کی آپ کو زندگی میں ضرورت رہتی ہےاور تکنیکی الفاظ جن کی آپ کو زندگی کے پیشہ ورانہ میدان میں ضرورت پیش آتی ہے۔کسی بھی شعبہ

کے خاص تکنیکی الفاظ کا ذخیرہ اکٹھا کرنے کے لئے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، مطالعہ زندگی کے انتہائی اہم امور میں سے ایک ہے،اس کا مطلب صرف بائبل پڑھنا، اسے بار بار دہرانے کا کام یا عقائدی تعلیمات پر عبور حاصل کرنا نہیں ہے۔ کالج جانے والے لوگ بے شمار تکنیکی کورس کرتے اور اُنہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ صرف اور صرف تکنیکی الفاظ کا ذخیرہ ہے۔مختلف شعبہ جات میں جب آپ مختلف تکنیکی الفاظ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کورس کیا ہوتا ہے اور اِن اصطلاحات کو سیکھ چکے ہوتے ہیں وہ اِس تکنیکی ذخیرۂ الفاظ کو خوب جانتے ہیں۔

نکتہ یہ ہے کہ الٰہیاتی علم کے لئے بھی تکنیکی الفاظ ہیں، خدا کے بارے میں یا بائبل کا مطالعہ کرنے کے لئے ،اور جب ایک بار آپ کوئی پیدائش کا تجربہ حاصل ہو جائے تو آپ غیر تکنیکی الفاظ کے سہارے ''زندگی بسر نہیں کر سکتے''۔اسی وجہ سے آپ کو تکنیکی الفاظ سیکھنے کے لئے بائبل کلاس میں آنا پڑتا ہے۔یہاں مثال کے لئے چند ایک اصطلاحات پیشِ خدمت ہیں۔متحدہ الاقنوم،نظم ونسق (شرعی اجازت نامہ) ،پُرزور،فرشتگان کی جنگ، تجسیمیت ،تشبیہیت،تخلیقِ اوّل (تخلیقِ کامل) ، تخلیقِ ثانی (تخلیقِ اصلاحی) ،دو پہلوی ،سہ پہلوی ،افواج کی صفِ اوّل ،دل ،جسم کی حالت میں، لپسرانیت، PPOG، بحالی (واپسی)، ازلی ارادہ وغیرہ۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جنہیں ہمارے عمومی ذخیرۂ الفاظ میں درست مقام پر شامل ہونا چاہئے۔جب ایسے الفاظ تکنیکی زبانِ الٰہیات میں استعمال کئے جائیں تو اُن کو ٹھیک طرح سے سمجھنا چاہئے ''جب متحدہ الاقنوم ترتیبی عمل میں مصروف تھے،تو آسمان پر فرشتگان کے مابین سب سے بڑی جنگ اُس وقت چھڑ گئی جب یسوع مسیح نے بدن (جسم ،مجسم) کی حالت

میں کام شروع کیا تا کہ ہم اپنی جان کے لئے صفِ اول کی فوجوں کے ساتھ پیشقدمی کر کے، مشکلات حل کرنے والے دس آلات استعمال کرتے ہوئے خدا کے ازلی منصوبہ کے مطابق بحال ہوکر زندگی گزاریں اور کائناتی فطری زندگی (تخلیقِ اوّل) سے اور تخلیقِ ثانی سے دُور رہیں۔ یہ سب کچھ لپسرانیت کی درست ترتیب کا حصہ تھا جب خدا نے انسان کو مسح کیا کہ وہ دو پہلوی مخلوق سے آگے بڑھ کر خدا کے ساتھ اپنے سارے دل سے محبت رکھے اور سہ پہلوی مخلوق بن کر اپنی جان کی بابت خدا کے ازلی منصوبہ کو جلال دے۔ پس خدا تجسیمیت اور تشبیہیت کو انسان کے ساتھ اپنی محبت ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ نکتہ یہ کہ ہمیں الفاظ کو بڑھانا ہے تا کہ اِن ساری موجود چیزوں کے لئے تکنیکی الفاظ تخلیق کر سکیں۔ آپ کا ذہنی رویہ یا سوچنے کا نظام کتنا اہم ہے؟

زبور 2:138 ''میں تیری مقدس ہیکل کی طرف رُخ کر کے سجدہ کروں گا اور تیری شفقت اور سچائی کی خاطر تیرے نام کا شکر کروں گا۔ کیونکہ تو نے اپنے کلام کو اپنے ہر نام سے زیادہ عظمت دی ہے۔''

انتہائی سادہ بات کریں تو یہ کہ، عقائدی تعلیمات کو ہماری زندگی میں عظیم ترجیح ملنی چاہیئے۔ یاد رکھیں کہ خدا کا ہدف کیا ہے، یوحنا 4: 23 ''مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔''

ہماری بائبل مقدس میں امثال کی کتاب فیلسوفیائی تحاریر کو ترتیب دیتی ہے۔

عمومی فلسفہ اور بائبل مقدس کے فلسفہ کی بات کرتے وقت ہمیں ان کا فرق نگاہ میں رکھنا چاہیئے ۔امثال 8 اُس سوال کا جواب دیتا ہے جو پیلاطُس نے یسوع سے کیا تھا: یوحنا 38:18 ''پیلاطُس نے اُس سے کہا،حق کیا ہے؟'' عبرانی فلسفہ کا آغاز کسی سوال سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا آغاز ایک اثباتی اقرار سے ہوتا ہے۔اس نے خدا کی تصدیق کی اور اس تصدیق کے نتیجہ میں، آگے چل کر اس نے یہ قبول کیا کہ ہر طرح کی حکمت اُسی (خدا) میں پائی جاتی ہے۔ اِس لئے ایسی حالتوں میں سے اُس نے انسان کے لئے ایک قیاس لیا کہ ''خدا کا خوف حکمت کا شروع ہے۔'' امثال 1:8 ''کیا حکمت پکار نہیں رہی اور فہم آواز بلند نہیں کر رہا؟'' خدا کے کلام کی تعلیمات کے بغیر حقیقی حکمت ہو ہی نہیں سکتی۔ادراک،عقائدی علوم پر عبور اور اِن تعلیمات کے اطلاق کے بغیر حقیقی حکمت نہیں ہو سکتی۔ ہماری زندگی بھر،ایک خاص دورانیہ ایسا بھی ہوگا جب حکمت ہمیں بلند آواز سے پکارتی ہے۔علم حاصل کرنا اور عقائدی تعلیمات کی سوجھ بوجھ آپ کو ایک آواز بخشتی ہے، یہ آپ کو الفاظ کا ذخیرہ دے دیتی اور آپ کو ایک زور بخشتی ہے۔ اس پیغام میں حکمت کو شخصیت تصور کیا جا رہا ہے، اِس کا اشارہ خداوند یسوع مسیح کی طرف نہیں بلکہ اُس کی طرف ہے جس کے بارے میں وہ سوچتا ہے، بے شک حقیقت میں اُن دونوں کو الگ الگ رکھنا ممکن نہیں ہے۔ بہر حال، اس باب میں روح القدس نے ان دونوں کے مابین امتیاز یا فرق رکھنے کا انتخاب کیا۔

امثال 8:2-3 ''وہ راہ کے کنارے کی اونچی جگہوں کی چوٹیوں پر جہاں سڑکیں ملتی ہیں کھڑی ہوتی ہے۔ پھاٹکوں کے پاس شہر کے مدخل پر یعنی دروازوں کے

مدخل پر وہ (حکمت) زور سے پکارتی ہے۔

امثال 22:8 میں ''خداوند نے انتظامِ عالم کے شروع میں اپنی قدیمی صنعتوں سے پہلے مجھے پیدا کیا۔''

امثال 24:8-36 میں ''میں اُس وقت پیدا ہوئی جب گہراؤ نہ تھے۔جب پانی سے بھرے ہوئے چشمے بھی نہ تھے۔''

میں پہاڑوں کے قائم کئے جانے سے پہلے اور ٹیلوں سے پہلے خلق ہوئی؛ جب کہ اُس (خداوند یسوع مسیح) نے ابھی نہ زمین کو بنایا تھا نہ میدانوں کو اور نہ زمین کی خاک کی ابتدا تھی۔جب اُس نے آسمان کو قائم کیا میں وہیں تھی۔جب اُس نے سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا۔جب اُس نے اوپر افلاک کو استوار کیا اور گہراؤ کے سوتے مضبوط ہو گئے۔جب اُس نے سمندر کی حد ٹھہرائی تاکہ پانی اس کے حکم کو نہ توڑے۔جب اُس نے زمین کی بنیاد کے نشان لگائے۔اُس وقت ماہر کاریگر کی مانند (طرح) میں اُس کے ساتھ تھی۔اور میں ہر روز اُس (خداوند یسوع مسیح) کی خوشنودی تھی اور ہمیشہ اُس کے حضور شادمان رہتی تھی۔آبادی کے لائق زمین سے شادمان تھی۔اور میری خوشنودی بنی آدم کی صحبت میں تھی۔اس لئے اے بیٹو! میری سُنو کیونکہ مبارک ہیں وہ جو میری راہوں پر چلتے ہیں۔تربیت کی بات سُنو اور دانا بنو اور اس کو رد نہ کرو۔مبارک ہے وہ آدمی جو میری سُنتا ہے۔اور ہر روز میرے پھاٹکوں پر انتظار کرتا ہے۔اور میرے دروازوں کی چوکھٹوں پر ٹھہرا رہتا ہے۔کیونکہ جو مجھ کو پاتا ہے زندگی کو پاتا ہے۔اور وہ خداوند کا مقبول ہو گا۔لیکن جو مجھ سے بھٹک جاتا ہے اپنی ہی جان کو نقصان پہنچاتا ہے۔مجھ سے عداوت رکھنے والے سب موت سے محبت رکھیں گے۔'' اِن تمام

آیات میں حکمت ایک اسم ''چوکماہ'' (عبرانی لفظ) ہے جس کا اشارہ بائبل مقدس کی اُن تعلیمات کی طرف ہے جو کسی فرد کی زندگی میں ٹھوس انداز سے سمجھی گئی ہوں۔ یہی حکمت ہے جو ہماری طرف بلند آواز سے پکارتی ہے کہ ہم اپنے خیالات، گفتار اور اعمال کو بدلیں جو کہ ہمارے ذہنی رویہ کا عکس اور زندگی کی تحریک ہیں۔اس سے فرق نہیں پڑتا کہ اس کے خلاف کس طرح کا حملہ ہو، حکمت بدستور حق کا پرچار کرتی رہے گی اور بنی آدم کو پکارتی رہے گی۔آپ کی جان میں سکونت کرنے والی بائبلی تعلیمات سے حاصل ہونے والے رویہ میں تبدیلی ہی آپ کو حقیقی اور سچی آزادی اور رہائی کا تجربہ دے سکتی ہے۔لیکن ہمیں اُن تعلیمات یا اُس حکمت سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔سچائی سے ''واقف'' ہوگے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ بہرحال سچائی ہر ایماندار کو آزاد نہیں کرتی کیونکہ گو سچائی پکارتی تو ہے لیکن ایسے ایماندار بہت کم ہیں جو اُس سے ''واقف'' ہوتے ہیں۔

امثال 8 باب کی حکمت ذہنی رویہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے خیالات، گفتار اور اعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔پہلی گیارہ آیات آدابِ گفتگو کے اصول کے لئے حکمت کے ذہنی رویہ کے نکتۂ نظر کو ظاہر کرتی ہے۔خدا کی طویل برداشت اور اُسکا صبر اِس بات کو دیکھے گا کہ ہر فردِ بشر کو یہ موقع حاصل ہوگا کہ وہ فقط مسیح پر ایمان لائے نیز یہ موقع بھی ہوگا کہ وہ مسیح جیسا مزاج یا خدا کی حکمت رکھے، صرف ایسے ایماندار جن کے اندر حکمت کے زاویہ نظر کے مطابق ذہنی رویہ ہوگا صرف وہ ہی اس لائق ہوں گے کہ کسی صورت حال کو تہہ تک جان سکیں۔ایمانداروں کو صلاح کاری کی ضرورت نہیں ہوتی؛ انہیں حکمت کے نکتہ نظر کے مطابق ذہنی رویہ اور اُن تعلیمات کی ضرورت ہوتی

ہے جواُن کی جان میں سکونت کرتی ہیں۔عقائدی تعلیم کہاں سکھائی جاتی ہے؟ یہ کہاں دستیاب ہے؟ واپس امثال 8:2 میں ''وہ (حکمت، روحانی نکتۂ نظر کے مطابق حکمت کا ذہنی رویہ) راہ کے کنارے کی اونچی جگہوں کی چوٹیوں پر جہاں سڑکیں ملتی ہیں کھڑی ہوتی ہے۔'' روحانی نکتۂ نظر کے مطابق حکمت کا ذہنی رویہ ایسی جگہوں پر پایا جاتا ہے جہاں اُسے ڈھونڈنا آسان ہے، وہ مقامات جو دسترس میں ہیں، دیکھو حق نے اس مطالعہ ترقی کو کس قدر آسان بنا کر دسترس میں کر دیا ہے۔ یہ آدمیوں کی خدمت یا کسی جماعت یا خاص طریقہ تعلیم سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ پوری دنیا میں پائی جاتی ہے۔ روحانی حکمت کی دستیابی پوشیدہ نہیں ہے۔حکمت یا عقائدی تعلیم ہمیں ہمیشہ اکساتی ہے کہ عقائدی طور پر مستعد ہوں، گو بے شمار ایماندار ایسا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ روحانی نکتۂ نظر کا ہمارا ذہنی رویہ رہنمائی اور حفاظت کے لئے خود کو آپ کے ساتھ رکھے گا اور آپ کے ساتھ تعینات کرے گا۔امثال 8:3 ''پھاٹکوں کے پاس شہر کے مدخل پر یعنی دروازوں کے مدخل پر وہ (حکمت) زور سے پکارتی ہے۔قدیم دور کی دنیا میں ایسا ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑا احاطہ سامعین کے لئے ہوتا تھا جو آج کل کے میڈیا یا خبر رساں کمرے جیسی خدمات انجام دیا کرتا تھا، تا کہ لوگوں کو بتائے کہ کیا کُچھ ہو رہا ہے۔ روحانی نکتہ نظر کا ہمارا ذہنی رویہ بھی آپ کو یہ جاننے میں مدد دے گا کہ زندگی میں فی الحقیقت کیا ہو رہا ہے۔آپ الجھن کا شکار نہیں ہوں گے۔آپ کے پاس وقتاً فوقتاً سوالات ہوں گے کہ فلاں فلاں کام میری زندگی میں کیوں ہو رہا ہے، لیکن اگر آپ اپنے باطنی اعتقاد یا عقیدہ سے مخلص ہوں گے تو بالآخر اِن تمام سوالات کا جواب بھی مل جائے گا۔ 1 کرنتھیوں 14:33 کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا

بانی ہے۔ جیسا مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔ یہاں امثال 3:8 میں پایا جانے والا نظریہ یہ ہے کہ حکمت دستیاب رہتی ہے خواہ اُسے رد کرنے والے اکثریتی تعداد میں ہی کیوں نہ ہوں۔

امثال 8:4-5 ''اے آدمیو میں (روحانی نکتۂ نظر کے رویّہ کی حکمت) تم کو پکارتی ہوں اور بنی آدم کو آواز دیتی ہوں اے سادہ دِلو! ہوشیاری سیکھو۔ اور اے احمقو! دانا دل بنو۔''

غور کریں کہ یہاں کس سے بات کی گئی ہے، وہ جو احمق اور بے وقوف ہیں۔ بے وقوف وہ ہوتے ہیں جو سوچتے تو بہت زیادہ ہیں مگر جانتے بہت کم ہیں۔ امثال 6:8 ''سُنو! کیونکہ میں لطیف باتیں کہوں گی اور میرے لبوں سے راستی کی باتیں نکلیں گی (جاری ہوں گی)۔ غور کریں کہ یہ روحانی حکمت ہے جو لطیف یا صالح باتیں کہتی ہے۔ حکمت ''لطیف باتیں'' کرے گی۔ جب حکمت کسی آدمی سے ہمکلام ہوتی ہے، تو اُسے ہمیشہ اپنے بارے میں حق یعنی سچائی بتاتی ہے۔ حکمت کی آواز انسانی فطرت کی سلطنت پر غالب آجاتی ہے اور اصل حقائق کی وضاحت کرتی ہے۔

امثال 7:8 میں ''اس لئے کہ میرا منہ سچائی کو بیان کرے گا اور میرے ہونٹوں کو شرارت سے نفرت ہے۔'' برائی کے لئے عبرانی زبان میں اسم ''ریشا'' ہے اور اس کے معنی گناہ نہیں ہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کوئی بھی ایسا کام جو خدا کی فطرت کے کردار سے متضاد ہو۔ بدی یا برائی میں شریعت پرستی، اپنے تئیں راستباز ٹھہرانا، اخلاقی یا غیر اخلاقی خفت یا کمی جیسی باتیں شامل ہوسکتی ہیں۔

حکمت انسانی جان کے لئے خدا کی آواز ہے جو اس پر حقیقت واضح کرتی

ہے۔ حکمت خود کو ساتویں آیت میں متعارف کرواتی ہے۔ ''کیونکہ میرا منہ مجسمہ حکمت یا روحانی نکتۂ نظر سے ذہنی رویہ سچائی بیان کرے گا؛ اور میرے ہونٹوں کو برائی یا شرارت سے نفرت ہے۔ شرارت کے لئے ایک اِسم ''تاؤایباہ'' ہے جس کے معنی قابلِ نفرت، تحقیر، ناگوار اور ہیبت ناک کے ہیں۔

امثال 8:8 ''میرے منہ کی سب باتیں صداقت کی ہیں اُن میں کچھ ٹیڑھا ترچھا نہیں ہے۔''

بائبل کی تعلیمات عین نقطہ کے مطابق ہیں۔ اس میں کوئی مسخرہ پن نہیں ہے۔ بعض اوقات جھوٹی تعلیم کو سہارا دینے کے لئے اِس کی آیات کو سیاق وسباق سے ہٹ کر استعمال کیا جاتا ہے لیکن بائبل کی درست اور واضح تعلیم ہر طرح کے بگاڑ اور ٹیڑھے پن سے بچاتی ہے۔ امثال 9:8 ''سمجھنے والے کے لئے وہ (میرے منہ کی باتیں) سب صاف ہیں اور علم حاصل کرنے والوں کے لئے راست ہیں۔'' حکمت کے نظریہ سے مطابقت رکھنے والا ذہنی رویہ اُن کے نزدیک قابلِ فہم ہے جنہوں نے سیکھنے میں خاطر خواہ وقت لگایا ہو۔ اصول یہ ہے کہ حکمت کی تعمیر حکمت پر، علم کی تعلیم علم پر ہوتی ہے۔ اب غور کریں کہ حکمت کے اِس خطاب کا دوسرا حصہ وہ ہے جس میں حکمت خود کو اُن چیزوں کے ساتھ تقابل میں رکھتی ہے جنہیں انسان قابلِ قدر سمجھتا ہے اور وہ بیان کرتی ہے کہ حکمت کے مقابلے میں کوئی بھی چیز قیمتی نہیں ہے۔ اُن چیزوں میں چاندی، سونا، جواہرات شامل ہیں جنہیں انسان بیش قیمت جانتا ہے۔ اس تعلق سے حکمت کہتی ہے......

امثال 10:8 ''چاندی کو نہیں بلکہ میری تربیت کو قبول کرو اور کندن سے بڑھ

کر علم کو۔''

یہاں پر لفظ ''قبول کرو'' دراصل ''قال'' ہے جو کہ ''لاقاخ'' کی حکمیہ حالت ہے جس کے معنی ہیں پوری قوت اور جذبہ کے ساتھ یا پوری دلچسپی اور قوی تحریک کے ساتھ قابو کر لینا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تعلیم ہماری زندگی کی اولین ترجیح ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے لئے خدا کا کلام سیکھنے سے زیادہ اور کوئی بات اہم نہیں ہے اور یہ کہ آپ کی زندگی کی سچائی اِسی میں پائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مسیح کی خاطر اپنی زندگی کو کھو دینے پر راضی ہیں بہ نسبت کہ آپ ایسا نہ کرنے کے لئے مسلسل بہانہ بازی کرتے رہیں۔

امثال 11:8 ''حکمت کے نزدیک تعلیمات کی تکنیکی سمجھ یا تعلیمی ادراک جواہرات سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور کسی بھی مرغوب چیز سے اُسکا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔'' اِس دنیا کی کوئی بھی چیز آپ کی آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتی ہو اُس کا موازنہ حکمت کے نظریہ کے مطابق ذہنی رویہ سے نہیں کیا جا سکتا۔ حکمت کے نکتہ نظر سے مطابقت رکھنے والا ذہنی رویہ ہماری جان کے لئے مادہ پرستی سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ دولت، کامیابی، خوشحالی، شادمانی، دوست، احباب، معاشرتی زندگی، جنسیات، رتبہ وغیرہ۔ پہلی گیارہ آیات میں ہمیں حکمت کے نظریہ کے مطابق ذہنی رویہ کی گفتگو کا اصول ملا ہے اور یہ پہلا عبارتی حصہ ہے۔

دوسرے عبارتی حصہ میں 12-21 آیات ہیں، یہاں ہمارے پاس آپ کی زندگی کے لئے حکمت کے نکتہ نظر کے مطابق ذہنی رویہ کی اِنشا یعنی پیداوار ہے۔ آپ کی زندگی میں حکمت کا نظریاتی ذہنی رویہ کیا پیدا کرے گا؟

امثال 12:8 ''مجھ حکمت نے ہوشیاری کو اپنا مسکن بنایا ہے اور علم اور تمیز کو پالیتی ہوں۔''

عبرانی زبان میں ہوشیاری کے لئے لفظ ''آرماہ'' ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے پاس ترجیحات کا استحقاق ہے۔ حکمت کا ذہنی رویہ کا نظریہ آپ کی زندگی میں دو کام کرے گا۔ یہ زندگی میں آپ کو ایک مقصد دے گا، مثلاً اپنی منزل کا شخصی احساس۔ یہ ایک چوکس اور خبردار رکھنے والے نظام کی طرح کام کرے گا کہ آپ کو بدی کے اثرات سے محفوظ رکھے۔

امثال 13:8 ''خداوند کا خوف (یا تعظیم) بدی سے عداوت ہے۔''

یاد رکھیں کہ بدی کے ساتھ اخلاقی یا غیر اخلاقی خفت یا کمی واقع ہوسکتی ہے۔ ایمانداروں کے درمیان اور اِس کائنات میں سب سے بڑا گناہ گھمنڈ اور غرور ہے۔ غرور اپنے تئیں راستباز ٹھہرانے والے مسیحیوں کو بُرے لوگوں میں تبدیل کردیتا ہے۔ یہاں کجگو منہ سے مراد جھوٹی تقریر یا توڑ موڑ کر کی گئی بات ہے۔ توڑ موڑ کر کی جانے والی بات لوگوں کو شرمندہ کرتی ہے۔ تھوڑا ہوشیار بننے کی کوشش کرنا اور خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کی کوشش کرنا ہی کج گوئی ہے۔ کجگو منہ کے لئے عبرانی زبان کا لفظ ''تاہپکاہ'' ہے جس کے معنی ہیں بگڑا ہوا دماغ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ توڑ موڑ کی جانے والی باتیں سُنتے ہیں۔ اس کا مطلب بگڑا ہوا دل بھی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ توڑ موڑ کی کہی گئی باتوں پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔

امثال 14:8 ''مشورت اور حمایت میری ہیں۔''

آسان معنوں میں مشورت خدا کی طرف سے انسانی مشکلات کا جواب ہے۔

یہ بھی غور کریں کہ حکمت کے نظریہ کا ذہنی رویہ آپ کو قوت دیتا ہے۔

امثال 8:15-17 ''میری بدولت بادشاہ سلطنت کرتے اور اُمرا انصاف کا فتویٰ دیتے ہیں۔''

امثال 8:16 ''میری ہی بدولت حاکم حکومت کرتے ہیں اور سردار یعنی دنیا کے سب قاضی بھی۔ جو مجھ سے (یعنی حکمت کے نظریہ کے ذہنی رویہ سے) محبت رکھتے ہیں میں اُن سے محبت رکھتی ہوں۔''

عقائدی تعلیم لازماً آپ کو جواب دے گی اور آپ سے بھی محبت رکھے گی۔

امثال 8:17 ''جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اُن سے محبت رکھتی ہوں۔ اور جو مجھے دل سے ڈھونڈتے ہیں وہ مجھے پالیں گے۔''

لفظ ''دل سے'' پر غور کریں۔ جب حق یا سچائی نظر آ جائے تو اُسے پالینے کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے۔ بائبل کی تعلیم خود کو آپ پر مسلط نہیں کرتی یہ آپ کی طرف سے کچھ عملی اقدام چاہتی ہے۔

امثال 8:18 ''دولت و عزت میرے ساتھ ہیں''

غور کریں، حکمت کہتی ہے کہ دولت و عزت ''میرے ساتھ'' ہیں کسی اور جگہ نہیں۔ دولت مادہ پرستی پر مبنی کامیابیوں کی بات کرتی ہے، جبکہ عزت کاوشوں سے حاصل کردہ شہرت اور امتیازی حیثیت کی بات کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ میں سب سے پہلے اِسے کے لئے لیاقت موجود ہے۔ کامیابی آپ کو برباد نہیں کرتی۔ اگر آپ میں قابلیت ہو تو اسے سنبھال سکتے ہیں۔

امثال 8:18-19 ''دولت اور عزت میری ہیں بلکہ دائمی دولت اور صداقت

بھی، میرا پھل سونے سے بلکہ کندن سے بھی بہتر ہے اور میرا حاصل خالص چاندی سے۔''

امانتی برکات کا نفع تصورات کو لرزا دیتا ہے۔

امثال 8:20 ''میں صداقت کی راہ پر انصاف کے راستوں پر چلتی ہوں۔''

بہر حال، عبرانی زبان میں چلنے کے لئے لفظ ''ہلک'' ہے اور اس کا مطلب زبردست مخالفت کے مقابلہ میں چلنا ہے۔ کون سی بات حکمت کے نظریہ سے مطابقت رکھنے والے ذہنی رویہ کی مخالف ہے؟

1۔ ضابطہ پرستی

2۔ کام

3۔ زندگی کی باریکیاں

4۔ دلوں کی سختی

5۔ سست روی، نکما پن

6۔ کاہلی

امثال 8 : 20 - 21 ''میں (حکمت کے نظریہ کے مطابق روحانی ذہنی رویہ) صداقت کی راہ پر، انصاف کے راستوں پر چلتی ہوں تاکہ میں اُن کو جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں مال کے وارث بناؤں اور اُن کے خزانوں کو بھر دوں۔'' وارث بناؤں کے لئے عبرانی لفظ ''ناخا'' ہے جس کے معنی ہیں وراثت یا میراث کے لئے لے لینا۔ دوسرے الفاظ میں، حکمت کے نظریہ کے مطابق روحانی ذہنی رویہ بے انتہا برکات کا سبب بنتا ہے جو وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہتی ہیں۔ عقائدی تعلیم کی بدولت ہی ایماندار

اپنی میراث پاتا ہے۔ اس کے بعد تیسرے اور آخر پیرے کی عبارت یعنی آیات 22-36 میں ہم تعلیمی ادراک کے محرکات پاتے ہیں۔ بائبل مقدس کی اُس تعلیم کے ایک حوالہ سے شروع کرتے ہوئے جو خداوند کو ازل ہی سے حاصل تھی، امثال 8:22 ''خداوند نے انتظامِ عالم کے شروع میں اپنی قدیمی صنعتوں سے پہلے مجھے پیدا کیا۔'' غور کریں کہ یہاں پر ''انتظام'' اور ''صنعتوں'' کے درمیان فرق رکھا گیا ہے۔ امثال 8:23 ''میں ازل سے یعنی ابتدا ہی سے مقرر ہوئی اس سے پہلے کہ زمین تھی۔'' جب ہم ان باتوں پر سوچتے ہیں، تو ہمارے ذہن پیدائش 1:1 سے یوحنا 1:1 تک سفر شروع کر دیتے ہیں۔ ''ابتدا میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔'' ان دونوں حوالہ جات میں ہم لفظ ''ابتدا'' پاتے ہیں۔ یوحنا کی معرفت بیان کیا گیا ہے کہ ''کلام خدا تھا۔'' امثال کی کتاب کہتی ہے کہ حکمت خدا کے ساتھ تھی۔ اور بلاشبہ یہ اشارہ خداوند یسوع مسیح کی طرف ہے جو کلسیوں 1:16 میں آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے۔ امثال 8:23-24 میں ازل سے یعنی ابتدا ہی سے مقرر ہوئی اس سے پہلے کہ زمین تھی میں اس وقت پیدا ہوئی جب گہراؤ نہ تھے جب پانی سے بھرے ہوئے چشمے بھی نہ تھے۔ کائنات کی تخلیق سے بہت پہلے حکمت کے نظریہ سے مطابقت رکھنے والا یہ روحانی ذہنی رویہ موجود تھا۔ یہ تمام مخلوقات کی تخلیقی صورت سے پہلے موجود ہے۔ یہ فرشتگان کی تخلیق سے بھی پیشتر موجود تھی۔

امثال 8:25 ''میں پہاڑوں کے قائم کئے جانے سے پہلے اور ٹیلوں سے پہلے خلق ہوئی۔''

جب آپ پہاڑوں پر نگاہ کرتے اور اُن کی شان و شوکت کو دیکھتے ہیں، تو اتنا

یاد رکھیں کہ اس سے پیشتر کہ یہ ٹیلے اپنے جگہ پر قائم کئے جاتے، حکمت کا روحانی طرز کا ذہنی رویہ موجود تھا۔ امثال 8:26-27 جب خداوند یسوع مسیح نے ابھی زمین اور اس پر کے میدان بھی نہیں بنائے تھے، نہ ہی زمین پر خاک کی ابتدا ہوئی تھی ۔'' امثال 8:27 ''جب اُس (خداوند یسوع مسیح) نے آسمان قائم کیا، تو میں وہیں تھی، جب اُس (خداوند یسوع مسیح) نے سمندر کی سطح پر ایک دائرہ کھینچا۔'' خداوند یسوع مسیح ہی ہے جس نے سب چیزیں پیدا کیں اور اس حصہ میں حکمت کہتی ہے کہ جب اُس نے آسمان قائم کیا تو میں وہیں تھی!

امثال 8:28-30 ''جب اُس نے اوپر افلاک کو استوار کیا، اور گہراؤ کے سوتے مضبوط ہو گئے اور جب اُس نے سمندر کی حد ٹھہرائی، تا کہ پانی اُسکے حکم کو نہ توڑے۔ جب اُس نے زمین کی بنیاد کے نشان لگائے اُس وقت میں (حکمت) ماہر کاریگر کی مانند اُس کے پاس تھی؛ امثال 8:31 ''آبادی کے لائق زمین سے شادمان تھی اور میری خوشنودی بنی آدم کی صحبت میں تھی۔ امثال 8:32 اس لئے، اے بیٹو! میری سنو، امثال 8:33 تربیت کی بات سنو اور دانا بنو اور اس کو رد نہ کرو۔ حکمت کے لئے لفظ ''مُسار'' ہے یعنی اصلاح اور تنظیم جو کہ تعلیم سے شروع ہوتی اور تعلیم پر منتج ہوتی ہے۔ یہاں زبانی اصلاح کی بات کی گئی ہے۔ امثال 8:34 وہ لوگ مبارک ہیں یا یہ اُن لوگوں کے لئے مبارک بات ہے جو ہر روز میرے پھاٹکوں پر انتظار کرتے اور میرے دروازوں کی چوکھٹوں پر ٹھہرتے ہیں تا کہ میری تعلیمات کو سُنیں۔ امثال 8:35 کیونکہ جو مجھ کو پاتا ہے زندگی پاتا ہے۔ اور وہ خداوند کا مقبول ہوگا۔ امثال 8:36 لیکن جو مجھ سے بھٹک جاتا ہے اپنی ہی جان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مجھ سے عداوت رکھنے

والے سب موت سے محبت رکھتے ہیں......اور یہی بات آزاد مرضی کو استعمال کرنے کی ذمہ داری کا اصول ہے۔ زندگی میں لوگوں کا ہی حال ہے، وہ حکمت کے نظریہ سے مطابقت رکھنے والے روحانی ذہنی رویہ کا انکار کر کے خود کو زخمی کرتے (موت میں دھکیلتے) ہیں۔ مجھ سے عداوت رکھنے والے سب موت سے محبت رکھتے ہیں۔ یہاں موت سے مراد ہے جہاں کوئی زندگی نہ ہو، کچھ وقت کی تفریح اور بالآخر گناہ اور پھر موت۔ اب ضرور ہے کہ یہ بات آپ میں حکمت کے نظریہ سے مطابقت رکھنے والے روحانی ذہنی رویہ کی اہمیت اجاگر کرے۔